عورت کو پہلی ولادت پر چالیس دن کے بعد بھی پیلاہٹ نظر آرہی ہو، تو وہ نماز پڑھنا کب سے شروع کرے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12801

تاریخ اجراء: 26 رمضان المبارک 1444ھ / 17 اپریل 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کے ہاں پہلی ولادت ہوئی ہے لیکن اسے چالیس دن گزرنے کے بعد بھی پیلاہٹ نظر آرہی ہے، تو اس صورت میں ہندہ کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ نماز پڑھنا شروع کر دے یا اس خون کے رکنے کا انتظار کرے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نفاس یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ پوچھی گئی صورت میں ہندہ کو چالیس دن کے بعد آنے والا خون استحاضہ (بیماری کا خون) ہے اور حالتِ استحاضہ میں نماز روزہ معاف نہیں۔ پوچھی گئی صورت میں ہندہ کے لیے حکمِ شرع یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنا شروع کر دے نیز ان زائد دنوں کی جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کی قضا کرنا بھی ہندہ کے ذمہ پر لازم ہے۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا کہ صورتِ مسئولہ میں چالیس دن کے بعد آنے والا خون استحاضہ کا ہے۔ البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ اگر کسی عورت کو چالیس دن کے بعد آنے والا خون مسلسل جاری ہو جائے تو اب ایسا نہیں ہے کہ وہ خون استحاضہ ہی میں شمار ہوتا رہے گا بلکہ اُس عورت کی سابقہ عادت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایامِ حیض کا تعین کیا جائے گا، جس کی مکمل تفصیل کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے۔

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”كانت النفساء تجلس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين يوماً

"یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں نفاس والی عورت چالیس دن (نماز روزہ سے ممانعت کی وجہ سے ان عبادتوں کے بغیر) بیٹھی رہتی۔

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:" وقد أجمع أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، والتابعين، ومن بعدهم على أن النفساء تدع الصلاة أربعين يوما، إلا أن ترى الطهر قبل ذلك، فإنها تغتسل وتصلي **فإذا رأت الدم بعد الأربعين فإن أكثر أهل العلم قالوا: لا تدع الصلاة بعد الأربعين**، وهو قول أكثر الفقهاء، وبه يقول سفيان الثوري، وابن المبارك، والشافعي، وأحمد، وإسحاق" یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام علیہم الرضوان اور ان کے بعد والے اہلِ علم کا اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک نمازیں چھوڑے رہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اب غسل کر کے نماز پڑھے۔ پھر اگر وہ عورت چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر اہل علم نے فرمایا کہ چالیس دن کے بعد نمازیں نہیں چھوڑے گی، یہی اکثر فقہاء کا قول ہے، یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق علیہم الرحمہ کا قول ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب کم تمکث الخ، ج 01، ص 256، مطبوعہ مصر)

چالیس دن سے زائد آنے والا خون استحاضہ کا ہے۔ جیسا کہ المختار میں ہے:" النفاس الدم الخارج عقيب الولادة، ولا حد لأقله، وأكثره أربعون يوماً۔ وإذا جاوز الدم الأربعين ولها عادة، فالزائد عليها استحاضة، فإن لم يكن لها عادة فنفاسها أربعون" یعنی نفاس وہ خون ہے جو ولادت کے بعد نکلے، اس کی کمی کی جانب کوئی حد نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، خون چالیس دن سے زیادہ ہو جائے اور عورت کی عادت مقرر ہو تو عادت سے زائد خون استحاضہ ہے اور پہلے کوئی عادت نہ ہو تو چالیس دن ہی نفاس کے ہیں۔ (المختار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 30، مطبوعہ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں اسی حوالے سے مذکور ہے:" لو رأت الدم بعد أكثر الحيض والنفاس في أقل مدة الطهر فما رأت بعد الأكثر إن كانت مبتدأة وبعد العادة إن كانت معتادة استحاضة" یعنی اگر عورت حیض ونفاس کی اکثر مدت کے بعد کامل طہر سے کم مدت میں خون دیکھے تو اب اگر اس عورت کے ہاں پہلی ولادت ہے تو چالیس دن کے بعد ورنہ عادت والی کے لیے اس کی عادت کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 38-37، مطبوعہ پشاور)

چالیس سے زائد دن خون آنے کی صورت میں رہ جانے والی نمازوں کو قضا کرنے سے متعلق منہل الواردین میں ہے: "فان جاوز الدم الاربعین فالعادة باقية ردت اليها (والباقی) ای ما زاد علی العادة (استحاضة فتقضی ما ترکته فيه من الصلاة" یعنی اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو اب اگر وہ عورت عادت والی ہے تو اس خون کو عادت کی طرف پھیر اجائے گا لہذا عادت سے زائد دن آنے والا خون استحاضہ کا شمار ہوگا پس اس صورت میں وہ عورت ان دنوں کی رہ جانے والی نمازوں کی قضا کرے گی۔ (مجموعة رسائل ابن عابدين، ج 01، ص 148، دار الکتب العلمية، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "**اگر چالیس دن سے زیادہ آیا تو** اس سے پہلے ولادت میں جتنے دن آیا تھا اتنا نفاس ہے اس کے بعد پاک ہوگئی باقی استحاضہ ہے اس کی نمازیں کہ قضا ہوئی ہوں ادا کرے۔ اور **اگر پہلی ولادت ہے تو چالیس دن کامل تک نفاس تھا باقی جو آگے بڑھا استحاضہ ہے اس میں نہا کر نمازیں پڑھے روزے رکھے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 04، ص 365، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "**کسی کو چالیس 40 دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے** یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، **تو چالیس 40 دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ۔**" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 377، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net